بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ر ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ رات بھی قبض اور پیچش کی شکایت رہی۔ آج درس قرآن کے اختتام پر حضور کو سر درد کا شدید دورہ ہو گیا۔ جس کی وجہ اغلباً روزہ کی حالت میں دیر تک بولنا ہو سکتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور انتڑیوں کی تکلیف تاحال باقی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت گذشتہ شب سے ضعف دل کی وجہ سے ناساز ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔


یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳ | ۷ ر ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | ۲۳ ر صفر ۱۳۶۴ھ | ۷ ر فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۳


روزنامہ الفضل قادیان ــــــــ ۲۳ ر صفر ۱۳۶۴ھ

# مسلمانوں کی حفاظت اور اشاعت اسلام کی طاقتیں سلب ہو چکی ہیں

چند ہی روز ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ملفوظات میں یہ الفاظ شائع ہو چکے ہیں۔ کہ

"میں نے ایک دفعہ رویا میں دیکھا۔ کہ ایک طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جب وہ قریب پہنچے۔ تو دونوں ایک وجود بن گئے۔ اس میں بھی یہ پیشگوئی تھی۔ کہ آئندہ اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے"۔

اس کے ثبوت میں حضور نے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"چنانچہ دیکھ لو واقعات اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ کہ اسلام کی ترقی اب کلیۃً احمدیت کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے۔ اور دین کی تبلیغ اور اس کے پھیلانے کا جذبہ مسلمانوں کے قلوب میں سے مٹتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے مسلمان پھر بھی کسی قدر تبلیغ کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کی بعثت کے قریب کے زمانہ میں مولوی عبید اللہ صاحب تحفۃ الہند والوں کے ذریعہ ہندوستان میں اسلام پھیلا اور اس نے اچھی ترقی کی۔ مگر اب مسلمانوں کی تمام طاقتیں اور قوتیں سلب ہو چکی ہیں۔ اور ان کے اندر اسلام کو پھیلانے کا ذرا بھی جوش نہیں رہا۔ آج دنیا میں جہاں بھی تبلیغ ہو رہی ہے۔ احمدیوں کے ذریعہ ہی ہو رہی ہے"۔ (الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۴۵ء)

اس سلسلہ میں اخبار "ایمان" کا ایک اقتباس شائع کیا جا چکا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں دوسرے تمام مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ تمام مسلمان ایک بھی ایسا تبلیغی مشن نہیں رکھتے۔ جس نے کبھی اشاعت اسلام کے لئے ہندوستان سے باہر قدم رکھا ہو۔ یہ تو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں دوسرے تمام فرقوں کی اشاعت اسلام کے فرض کے متعلق تمام طاقتیں اور قوتیں سلب ہو جانے کا ثبوت ہے۔ اب ان کی مسلمان کہلانے والوں کو اسلامی تعلیم دینے اور اسلامی احکام پر عمل کرانے کے متعلق جو کوشش ہے۔ وہ ملاحظہ فرمائیے۔

اہلحدیث فرقہ مسلمانوں میں خاص طور پر تعلیم اسلام پر عمل کرنے والا اور اس تعلیم کو مسلمانوں میں رائج کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے نام سے ایک انجمن قائم کی ہوئی ہے۔ اس کی موجودگی میں حال ہی میں جب "موتمر اہلحدیث ہند" قائم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ تو "اہلحدیث کانفرنس" کی طرف سے پوچھا گیا۔ کہ موتمر کی ضرورت کیا ہے اس کے جواب میں "ناظم نشر و اشاعت موتمر اہلحدیث ہند دہلی" نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کانفرنس نے گزشتہ نصف صدی کے عرصہ میں کیا کیا؟ اور اس سے آئندہ کے متعلق کیا توقع کی جا سکتی ہے لکھتے ہیں:۔

"سنئیے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس حسب اشتہار" کانفرنس کا قیام "تقریباً نصف صدی سے قائم ہے۔ اس عرصہ میں اس نے کیا کام کیا۔ کوئی مدرسہ یا کالج یا جامعہ بنایا۔ کوئی یتیم خانہ یا اپاہج خانہ قائم کیا۔ اہلحدیث کی اصلاح۔ ترقی یا تنظیم کے لئے کوئی قدم اٹھایا کوئی شعبہ تالیف و تصنیف قائم کیا۔ کوئی ان امور کو دکھا سکتا ہے۔

سنئیے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے سب سے بڑے رکن جو بانیان کانفرنس میں سے بھی ایک ہیں۔ اور اس کانفرنس کے عرصہ دراز سے جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔ یعنی مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کانفرنس کے چوبیسویں سالانہ اجلاس منعقدہ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء بمقام دہلی میں اپنے مطبوعہ خطبہ صدارت میں حسب ذیل فرماتے ہیں۔

"اہلحدیث کانفرنس نے باوجود کئی سال عمر پانے کے اپنے مقاصد میں سے ربع یا خمس تو کیا ثمن (آٹھواں حصہ) بھی ہاتھ میں نہیں لیا۔ چاہیئے تھا آج اس کا نام اعلیٰ پیمانے پر نظر آتا۔ ہندوستان کے کسی صوبے بلکہ کسی شہر میں تبلیغ کی ضرورت ہوتی۔ تو اس کے مبلغ وہاں پہنچے ہوئے ہوتے۔ بلکہ ہمیشہ ہر صوبہ ہر شہر میں کام کرتے نظر آتے۔ کوئی کتاب اسلام یا مذہب اہل حدیث کے خلاف شائع ہوتی۔ تو اس کا جواب دفتر کانفرنس سے نکلتا۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ کچھ نہیں ہوا۔ کیوں نہیں ہوا؟ کارکنوں کی غفلت سے یا افراد اہلحدیث کی سستی سے۔ میں اپنے خطبہ میں اس بحث میں جانا نہیں چاہتا"۔

یہ اس ذمہ وار رکن کانفرنس کا اظہار حقیقت ہے۔ جو بحیثیت جنرل سیکرٹری کانفرنس کے حالات سے پوری طرح واقف ہے۔ اور تقریباً نصف صدی کے کاموں کا یہ خاکہ پیش کر رہا ہے"۔

یہ فرقہ اہلحدیث کی مذہبی اور علمی خدمات کی حقیقت ہے۔ اب ان کی عملی حالت اور اسلامی تعلیم سے وابستگی کے متعلق حسب ذیل سطور ملاحظہ ہوں۔ لکھا ہے "اہل حدیث کی مساجد میں جا کر دیکھئے یا اہلحدیث نوجوانوں کے چہروں لباس اور مشاغل اور اہلحدیث خواتین کی ہندو پرستی میں ملاحظہ فرمائیے۔ یا پھر سینما اور رقص و سرود کی محفلوں میں جا کر دیکھئے" (انقلاب ۴ ر فروری ۱۹۴۵ء)

یہ مسلمانوں کے اس فرقہ کی مذہبی اور عملی حالت ہے جسے سب سے زیادہ قرآن اور احادیث کا عامل سمجھا جاتا ہے۔ اور اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ باقی فرقوں کا کیا حال ہے حقیقت وہی ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی۔ کہ "اب مسلمانوں کی تمام قوتیں اور طاقتیں سلب ہو چکی ہیں۔ اور ان کے اندر اسلام کو پھیلانے کا ذرا بھی جوش نہیں رہا۔ آج دنیا میں جہاں بھی تبلیغ ہو رہی ہے احمدیوں کے ذریعہ


بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر - غلام نبی

# حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی تشویشناک علالت

قادیان ۶ فروری حضرت نواب صاحب کو آج بخار تو نسبتاً کم ہے۔ مگر کمزوری بیحد ہے۔ رات کو نیند بھی نہیں آتی۔ جب تک نیند آور دوائی نہ دی جائے۔ اور بے چینی رہتی ہے۔ کمر کے درد میں بھی کوئی افاقہ نہیں۔ احباب جماعت خاص طور پر صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔



# اخبار احمدیہ

**درخواست ہائے دعا** (۱) چوہدری بدرالدین صاحب سابق مبلغ عرصہ دراز سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ (۲) اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالحمید صاحب آصف واقف زندگی بیمار ہیں۔ (۳) مولوی محمود صاحب بی۔ اے ساکن بینکورا (بنگال) عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ (۴) صوفی بشیر احمد صاحب اور میجر شمیم احمد صاحب آسام میں بسلسلہ جنگ گئے ہوئے ہیں۔ (۵) مرزا احمد خان صاحب رسالدار بڑگڑھ ضلع باندہ کی اہلیہ صاحبہ اور بچہ نثار احمد بیمار ہیں۔ نیز ان کے دو بچے نثار احمد و مختار احمد امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۶) مرزا بشیر احمد صاحب بڑگڑھ ضلع باندہ محاذ جنگ پر ہیں۔ (۷) قریشی مظفر حسین صاحب ملٹری ڈیری کلاس لائلپور امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۸) ڈاکٹر سید عبدالمجید صاحب محاذ جنگ پر ہیں اور بعض مشکلات میں ہیں۔ (۹) محمد یعقوب صاحب رائے چک جاپان کے جنگی قیدی ہیں (۱۰) ملک فضل الٰہی صاحب بھیروی کی لڑکی امۃ النعیم بیمار ہے۔ (۱۱) منشی عبدالحفیظ صاحب کاتب الفضل کے بھائی غلام محمد صاحب جو فیلڈ سروس پر ہیں سخت بیمار ہیں۔ احباب سب کیلئے دعا فرمائیں۔

**دعائے مغفرت** میرے والد جناب میاں سردار خان صاحب امیر جماعت بھاگا کا بھٹیاں صرف چند دن بیمار رہ کر بعمر قریباً ۱۲۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت ہی مخلص صوم و صلوٰۃ کے پابند احمدیت کے سچے عاشق اور موصی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ہم سب کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ خاکسار:۔ غلام محمد بھاگا کا بھٹیاں۔

**ولادت** پیر نذیر احمد صاحب آف گولیکی ضلع گجرات کے ہاں ۱۱ جنوری ۱۹۴۵ء کو خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکی تولد ہوئی۔ نام امۃ العزیز رکھا گیا۔

**انسپکٹر وصایا** چوہدری خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا کو ضلع شیخوپورہ میں دورہ کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جہاں وہ موصیوں کے بجٹ کی تشخیص اور نئی وصایا کرانیکی کوشش کرینگے۔ احباب ان سے تعاون کریں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

**تقرر امین** آئندہ کیلئے چوہدری محمد الدین صاحب کو امین جماعت احمدیہ فیروزپور شہر مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

**اعلانات نکاح** (۱) ۱۷ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میرے لڑکے عزیز ملک بشارت احمد صاحب سلمہ واقف زندگی کے نکاح کا ہمراہ عزیزہ محمودہ بیگم سلمہا بنت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے معلم گورنمنٹ سکول کوہ مری بعوض ایک ہزار روپیہ مہر اعلان فرمایا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونیکی دعا فرمائیں۔ ملک مولا بخش پنشنر پریذیڈنٹ ٹوٹن کمیٹی قادیان۔ (۲) اقبال بیگم دختر عبدالعزیز صاحب مرحوم ککے زئی قادیان کا نکاح غلام نبی خان ولد میراں بخش خان صاحب قادیان کے ساتھ ۲۵۰۰/۰ روپیہ مہر پر مسجد مبارک میں مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ ملک غلام نبی خان

**سپاس تعزیت** میرے بھائی میاں دوست محمد صاحب کی وفات پر دوستوں کی جانب سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں ان کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ لہذا اخبار کے ذریعہ میں اپنی اور اپنے بھتیجے عزیز محمد اسلم کی جانب سے تمام احباب کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز درخواست دعا ہے کہ احباب انکی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نذیر احمد بھوانی پور کلکتہ

# احیاء مجالس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کوئی ہنگامی تحریک نہیں ہے۔ کہ اسکو پس پشت انداز کر دیا جائے۔ انشاء اللہ جب تک احمدیت ترقی کرتی رہیگی۔ یہ مجلس بھی قائم رہیگی۔ اور قوم کے نوجوانوں کی اصلاح کا فرض سرانجام دیتی رہیگی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض مجالس اپنے فرض کو نہیں پہچان رہیں۔ اور مجلس کے کاموں سے پہلوتہی کر رہی ہیں۔ چنانچہ ماتحت مجالس میں سے بعض جو کچھ عرصہ پہلے قائم ہوئی ہیں۔ خاموش ہو چکی ہیں۔ حالانکہ اب جبکہ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ نے ہندوستان کے ہر احمدی نوجوان کے لئے اس تنظیم میں شامل ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ ان کو پہلے سے کہیں زیادہ مستعد ہو جانا چاہئے تھا۔

پس وہ تمام مجالس جن کے عہدیدار موجود ہیں۔ لیکن کام نہیں ہو رہا مستعدی سے کاموں میں لگ جائیں۔ اور مرکز میں باقاعدہ ماہوار رپورٹ اپنی مساعی کی ارسال کریں۔ تا وہ اس دوڑ میں دوسروں سے پیچھے نہ رہیں۔ اور وہ مجالس جن کے عہدیدار بھی منتخب نہیں ہیں۔ جلد از جلد انتخاب کے ذریعے عہدیدار منتخب کر کے اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں۔ تا جلد کام شروع ہو سکے۔ (مرزا رفیع احمد نگران احیاء مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# ۱۳۱ احمدیہ گیریزن کمپنی کیلئے پچاس نوجوانوں کی فوری ضرورت

جیسا کہ بار بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ ۱۳۱ احمدیہ گیریزن کمپنی کے لئے فوری طور پر پچاس احمدی نوجوانوں کی فوری ضرورت ہے۔ لیکن نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ مقامی کارکنان جماعت ہائے احمدیہ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ اگر ہر جماعت ایک آدمی بھی پیش کرے تو پچاس کی نفری تو درکنار سینکڑوں احمدی نوجوان آسانی سے مہیا ہو سکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہر جماعت اور با اثر احمدی فرد اس امر کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ احمدیوں کو اس کمپنی میں بھرتی کے لئے تحریک کرینگے۔ تا کہ نہ صرف جماعتی وقار کو صدمہ پہنچے بلکہ قومی مفاد بھی محفوظ ہو۔

گیریزن کمپنی کا کام ہندوستان میں امن بحال رکھنا ہے۔ انہیں ہندوستان سے باہر نہیں جانا پڑتا اس میں فوجی پنشنر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ امید ہے احباب جماعت اس طرف فوری توجہ دینگے۔ (ناظر امور عامہ)

# نہایت مفید تبلیغی لٹریچر

(۱) احباب کو یہ سنکر خوشی ہو گی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ جس کا نام "Jesus in India" ہے۔ قیمت فی نسخہ عہ ہے۔

(۲) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف A Present To His Royal Highness The Prince of Wales جو کہ عرصے سے نایاب تھی۔ اسے دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ عہ ہے۔

(۳) انکشاف حقیقت یعنی ستیارتھ پرکاش ایجی ٹیشن پر تبصرہ حصہ دوئم بھی شائع ہو چکا ہے قیمت فی نسخہ عہ۔ احباب ان مفید تبلیغی کتابوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگائیں۔ ملنے کا پتہ دفتر نشر و اشاعت قادیان پنجاب۔

# امیدواران امتحانات ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل کیلئے اعلان

جو طالبات اس دفعہ ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل کے امتحانات میں شامل ہو رہی ہوں۔ اگر وہ امتحان کیلئے قادیان سینٹر رکھنا چاہیں۔ تو ذیل کے پتہ پر اپنے مکمل ایڈریس جو فارم داخلہ میں انہوں نے لکھنا ہے...

# ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

## ایک کشفی نظارہ جو معاً ہو بہو پورا ہو گیا

فرمودہ ۲۵ جنوری ۱۹۴۵ء بعد نماز عصر

مرتبہ :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا۔ تفسیر شروع کرنے سے پہلے میں آج کا ایک عجیب واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ بعض دفعہ اپنی قدرت کا نشان دکھا دیتا ہے۔ میری عادت ہے۔ کہ چونکہ مجھے رات کو دیر تک کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے صبح کی نماز کے بعد میں تھوڑی دیر کے لئے سو جاتا ہوں۔ آج صبح جب میں سو کر اٹھا۔ تو ایک لڑکا جو ہمارے گھر میں خدمت کرتا ہے۔ ام ناصر کے پاس آیا۔ اور اپنے طریق کے مطابق جیسے جاہل اور ان پڑھ لوگوں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ کہنے لگا۔ ایک بڈھی باہر کھڑی ہے۔ چونکہ آجکل بعض ایسے واقعات ظاہر ہوئے ہیں۔ جن کی بناء پر ہمیں گھر میں زیادہ احتیاط کرنی پڑتی ہے اس لئے ام ناصر نے اسے ڈانٹا۔ کہ تمہیں کس نے کہا ہے۔ کہ تم کسی عورت کو دفتر میں سے آؤ۔

اس کے بعد وہ باہر نکلیں یہ دیکھنے کے لئے کہ کون عورت آئی ہے۔ جب وہ باہر نکلیں تو یکدم مجھ پر غنودگی کی حالت طاری ہوئی۔ اور میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرے سرہانے ایک لڑکی کھڑی ہے۔ جو ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کی ہے جن کا لڑکا عبد الکریم ہمارے زود نویسوں میں کام سیکھ رہا ہے۔ ممکن ہے اس لڑکی کو میں نے پہلے کبھی دیکھا ہوا ہو۔ مگر میں علم کی بناء پر یہ نہیں جانتا تھا۔ کہ وہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کی لڑکی ہے میں اس کی بڑی بہن کو جانتا ہوں۔ مگر اسے میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔

بہرحال کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ وہ لڑکی میرے سرہانے کی طرف کھڑی ہے۔ اور جس طرف میرا مونہہ ہے۔ اس کے بالمقابل محمود احمد جو ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کا لڑکا ہے۔ یعنی اس لڑکی کا خالہ زاد بھائی وہ کھڑا ہے۔ اور کوئی شخص لڑکی کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے۔ کہ اس لڑکی کا رشتہ محمود احمد کے لئے مانگ رہے ہیں۔ آپ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے۔ میں ابھی اس بات کا جواب دینے نہیں پایا تھا۔ کہ میری آنکھ کھل گئی۔ جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت ام ناصر واپس آچکی تھیں۔ انہوں نے ایک لفافہ میرے سرہانے رکھ دیا۔ اور کہا کہ یہ زینب کا خط ہے۔ میں نے کہا کون زینب وہ کہنے لگیں۔ ڈاکٹر غلام علی صاحب کی بیوی۔ میں نے کہا میں نے ابھی کشفی حالت میں دیکھا ہے۔ کہ ایک لڑکی میرے سرہانے کھڑی ہے۔ یہ سنکر وہ جلدی سے اٹھیں۔ اور کہا کہ ڈاکٹر غلام علی صاحب کی لڑکی ہی یہ خط لائی ہے۔ میں ابھی اس کو بلاتی ہوں۔ چنانچہ وہ لڑکی کو اندر بلا لائیں۔ اس کے آنے پر میں نے لفافہ کھولا۔ تو اس میں لکھا تھا۔ کہ میری بہن جو ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کے گھر ہیں۔ اپنے لڑکے محمود احمد کے لئے میری لڑکی کا رشتہ مانگتی ہیں۔ آپ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے۔ گویا فلق الصبح کی طرح اسی وقت جیسے کشف میں نظارہ دکھایا گیا تھا۔ ویسے ہی پورا ہو گیا۔ میں نے ان سے یہ کہا ہی تھا۔ کہ ابھی میں نے ڈاکٹر غلام علی صاحب کی ایک لڑکی کو اپنے سرہانے کھڑے دیکھا ہے۔ کہ ام ناصر دوڑ پڑیں۔ اور کہنے لگیں۔ ان کی لڑکی ہی یہ خط لائی ہے۔ میں ابھی اس کو بلا لاتی ہوں۔ مگر اس سے پہلے جب تک میں نے یہ خواب نہ سنایا تھا۔ یہ نہیں کہا۔ کہ ڈاکٹر غلام علی صاحب کی لڑکی یہ خط لائی ہے۔ بلکہ پہلے انہوں نے اس لڑکی کی والدہ کا نام لیا۔ اور کہا کہ یہ زینب کا رقعہ ہے میں نے کہا کون زینب۔ تب انہوں نے ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کا نام لیا۔ اور اس لڑکی کے آنے پر خط کھولا گیا۔ اور بعینہٖ خواب والا مضمون نکلا۔ اور خواب دو منٹ میں پوری ہو گئی۔ بعض لوگ نادانی سے خدا تعالےٰ کی قدرت کو نہ جانتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کرتے تھے۔ کہ ہم ایک خط لکھ کر صندوق میں رکھ دیتے ہیں۔ آپ اس کا مضمون بتا دیں۔ انکا چیلنج بوجہ خدا تعالےٰ کا امتحان لینے کے ناقابل قبول تھا۔ مگر دیکھو کہ خدا تعالےٰ کس طرح خط صندوق میں نہیں بلکہ ابھی فاصلہ پر ہوتا

## بعض اعتراضات کے جواب

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

سوال۔ کیا یہ ۔ وفات مسیح کا عقیدہ جزو ایمان ہے۔ اگر اسے نظر انداز کیا جائے۔ تو کیا اٰمنت باللہ والی پانچوں شرائط پر اثر انداز ہوگی؟ (خط از لائلپور ایگریکلچرل کالج)

جواب۔ ہاں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد یہ عقیدہ جزو ایمان بن گیا ہے کیونکہ اگر اب وفات مسیح کو نہ مانا جائے۔ تو ایک نبی کی صداقت مشتبہ رہ جاتی ہے۔ اور اس کا ماننا لاحاصل ہو جاتا ہے۔ جب تک وہ نبی مبعوث نہ ہوا تھا۔ ایسا عقیدہ اٰمنت باللہ پر اثر انداز نہ تھا۔ مگر جب وہ آ گیا۔ اور اس نے خدا کی طرف سے اس عقیدہ کا غلط ہونا اور اپنا مسیح ہونا ثابت کر دیا۔ تو اس وجہ سے کہ وہ نبی بھی ہے۔ اور اٰمنت باللہ کے اندر داخل ہے۔ اس عقیدہ پر اور اس کی ذات پر ایمان نہ لانا موجب شرک و کفر ہوگا۔ کیونکہ اگر مسیح ناصری فوت نہیں ہوا۔ تو یقیناً مسیح محمدی کاذب ہے۔ اور جو شخص بھی مسیح ناصری کو زندہ سمجھتا ہے وہ مسیح موعود کا مکذب ہے۔

سوال۔ کیا کسی مجدد یا ظلی نبی پر ایمان لانا ضروری ہے؟ کیا ایمان نہ لانے والا خارج از اسلام ہوگا؟

جواب۔ مجدد جو غیر نبی ہو اس پر ایمان لانا فرض نہیں ہے۔ لیکن جو مجدد نبی ہو۔ اسکا منکر خارج از اسلام ہوگا۔ مستقل نبی اور ظلی نبی میں بلحاظ نبوت کے کوئی فرق نہیں ہے۔ ظلی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ وہ پہلے کسی نبی کے کامل اتباع کی برکت سے نبی بنایا گیا ہے۔ نہ یہ کہ وہ نبی نہیں ہے خاتم النبیین کا ظلی نبی تو اکثر گزشتہ انبیاء سے بھی افضل ہے۔

سوال۔ کیا آپ کسی مثال سے واضح کریں گے۔ کہ کسی نبی کی وفات کے بعد اس کے اصحاب میں اس کی نبوت کے متعلق اختلاف ہو گیا ہو۔ ایک گروہ اس کی نبوت کا قائل رہے۔ اور دوسرا اسے ایک بزرگ یا مجدد کی حیثیت دے؟

جواب۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے ہمیں صرف دو درجن کے قریب انبیاء کے نہایت مجمل حالات معلوم ہوئے ہیں۔ بلکہ بعض کے تو ان میں سے صرف نام ہی ذکر ہوئے ہیں۔ اس سے ایسے سوال پر اپنے ایمان کی بنیاد رکھنا خطرناک ہے۔ لیکن یہ مشہور ہے۔ کہ کئی لوگ حضرت لقمان کو نبی مانتے ہیں۔ اور کئی صرف حکیم۔ اسی طرح بہت سے لوگ حضرت سقراط کو نبی مانتے ہیں۔ اور کئی صرف حکیم۔ بہت سے لوگ حضرت ذوالقرنین کو نبی مانتے ہیں۔ اور بہت سے صرف ایک ایسا بادشاہ جسے الہام ہوتا تھا۔ اور اس طرح بعض کا نبی ماننا اور بعض کا بزرگ ماننا شروع سے ہی ہو سکتا ہے۔ یہ نہیں ہے۔ کہ اب آکر لوگوں کی رائے میں تفریق پیدا ہو گئی ہے۔ پس ایسی مثالیں موجود ہیں۔ اسی طرح ایسے بھی کئی نبی گزرے ہیں۔ جنکو ایک فریق نبی کہتا ہے۔ اور دوسرا خدا کا فرزند۔

مگر حضرت اقدس مسیح موعود کے معاملہ میں تو یہ سب پیغامی انکو نبی اور رسول ہی سمجھا کرتے تھے۔ خلافت کے معاملہ میں آکر انکو اپنا عقیدہ تبدیل کرنا پڑا۔ ورنہ انکے حلفی بیانات عدالت میں اور ان کے مضامین ریویو اور پیغام صلح میں اب تک نبوت کی تائید میں موجود ہیں۔ آپ ذرا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کا رسالہ تبدیلی عقیدہ منگا کر پڑھیں۔ دیکھے تو جسکا جی چاہے نبوت کا منکر ہو جائے۔ یا بالکل ہی مرتد ہو جائے۔ اسکی اپنی مرضی ہے لیکن دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کا حضور علیہ السلام کی زندگی میں اور وفات کے کچھ مدت بعد تک کیا عقیدہ تھا۔ پس وہی عقیدہ درست ہے۔ جو سب کا متفقہ عقیدہ تھا۔ یہ اختلاف تو ۱۹۱۴ء کے قریب قریب ظاہر ہوا ہے اس لئے سوائے عداوت محمود کے اسکی کوئی اصل نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اختلاف

# کشوف ورؤیا اور غیر مبایعین

ایک غیر مبایع نے طنزاً لکھا کہ میاں محمود احمد صاحب نے صرف ایک خواب کی بناء پر دعویٰ مصلح موعود کر دیا۔ کیا خواب بھی کوئی حجت ہے۔

خاکسار نے عرض کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف خواب کی بناء پر نہیں بلکہ کھلے الہام کے بناء پر جو یہ ہے کہ انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ پھر یہ کہنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ کہ صرف ایک خواب کی بناء پر دعویٰ کیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ کوئی انسان جب ایک صداقت سے انکار کرتا ہے تو پھر دوسری صداقتوں سے یکے بعد دیگرے انکار کرتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ انجام دہریت اور ہلاکت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم نے حضرت احمدؑ کو نبی اور رسول ماننے اور ان کے مومن ہونے سے مولوی محمد علی صاحب کی طرح انکار کیا تو پھر سب رسولوں کے مومن ہونے سے انکار کر دیا۔ حتیٰ کہ احمدیت سے مرتد ہو گیا۔ قرآن کریم نے احادیث نبویہ نے صلحائے امت نے حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت نور الدین اعظمؓ نے خوابوں کو جزو نبوت مانا ہے۔ یعنی ان کے ذریعہ اظہار غیب یا اطلاع علی الغیب ہوتی ہے۔

تورات اور صحف انبیاء بنی اسرائیل اور اناجیل اور کشوف یوحنا اس بات پر گواہ ہیں۔ کہ خوابوں کا تعلق انبیاء اور صلحاء سے ہوتا ہے۔ خود قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کا رؤیا دیکھا اور اسی کی بناء پر حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے لے چلے۔ حالانکہ وہ خواب ہی تھا مگر خدا تعالیٰ ان کو فرماتا ہے۔ لقد صدقت الرؤیا تو نے اپنا خواب سچا کر دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو علم تعبیر الرؤیا یا تاویل الاحادیث خاص طور پر دیا گیا اور آپ نے نہ صرف ایک عظیم الشان خواب دیکھا بلکہ اہل سجن میں سے دو قیدیوں نے اور خود فرعون وقت نے بھی ایک عظیم الشان خواب دیکھا اور یہ سب خواب سچے نکلے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کا رؤیا اور مکہ معظمہ سے مدینہ کو ہجرت کا رؤیا دیکھا اور قرآن کریم نے ماجعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اور فتح مکہ کے رؤیا کو بھی لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق میں اس کی تصدیق کی۔ احادیث نبویہ میں خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رؤیا کا کثرت سے ذکر آتا ہے۔ بلکہ نبوت کا آغاز ہی رؤیاء صادقہ سے ہوا۔ جو سالہا سال قبل از نبوت آپ کو آتی رہیں۔ اور حضرت عمرؓ کا رؤیاء درباره تعیین اذان اور ایک اور صحابی کا رؤیاء اسبارہ میں مذکور ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر صبح بالالتزام نماز کے بعد دریافت فرماتے کہ کیا کسی نے کوئی رؤیا دیکھا ہے۔ اور اصحاب النبی اپنے رؤیاء سناتے۔ اور آپ شوق سے سنتے۔ حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنے اجلاس مسجد میں بعد از نماز اپنے اصحاب کے رؤیا سنتے اور خود بھی سناتے۔ آپ کے رؤیا پر آپ کی وحی اور کشوف کا مجموعہ تذکرہ گواہ ہے۔ حضرت نور الدین رضؓ بھی اپنے رؤیا سنایا کرتے۔ میرے پاس ان کا ایک رؤیاء دسمبر ۱۹۱۲ء کا تحریر کردہ موجود ہے۔ جو یہ ہے کہ ایک رؤیاء ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں ایران برباد ہو گیا مگر فکر نہیں میں فوجیں جمع کر رہا ہوں۔ خدا کرے تم بھی افسر فوج ہو جاؤ۔" حضرت مفتی محمد صادق صاحب اس کے گواہ ہیں۔ حضرت محمود جو حضرت احمدؑ کے حسن واحسان میں نظیر ہیں اور جس کی تصدیق میں آپ کا الہام انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ ہے۔ ان کو کیوں رؤیاء اور الہام نہ ہوں؟

دراصل غیر مبایعین کو بد قسمتی سے جو امیر ملا ہے۔ خدا نے اس کو روحانیت سے کوئی حصہ نہیں دیا۔ اور بقول حضرت مولانا غلام حسن خان رضی اللہ عنہ اور سید عبد الجبار شاہ صاحب سابق بادشاہ صوات اور محمد عجب خان صاحب آف زیدہ۔ ایک خشک اور روحانیت سے عاری انسان ہیں۔ اس واسطے ان کو رؤیا کشوف اور الہام سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور نہ اس کا وہ کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ اس واسطے غیر مبایعین اس کوچہ سے نابلد اور ناآشنا ہیں اور تمسخر اور استہزا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کی طرف سے چند مخصوص باتیں عطا شدہ تھیں۔ اول علوم اور معارف قرآن کریم جن کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔ دوم علم لسان العرب اور اس میں فصاحت وبلاغت سے کلام لکھنا جس کی نظیر کوئی پیش نہ کر سکا۔ اور سوم قبولیت دعا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کو ان میں سے ایک بھی حاصل نہیں۔ اور نہ اس کا کوئی عملی ثبوت موجود ہے۔

غیر مبایعین کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ حضرت امیر کا ترجمۃ القرآن ان کے علم قرآن اور سعادت پر گواہ ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کا قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر اول تو حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے نوٹس کا اقتباس ہے۔ اگر چاہو تو درس القرآن اور تفسیر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سے مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ دوم انکار نبوت میں غیر احمدی مولویوں کی کاسہ لیسی ہے۔ اور کوئی نئی دلیل ختم نبوت پر پیش نہیں کر سکے۔ سوم حضرت عیسیٰؑ کے باپ کے معاملہ میں سر سید احمد خان صاحب کی تقلید اور نقل کی ہے۔ اور اپنا کوئی نیا نکتہ پیش نہیں کیا۔ پس ان امور کو علیحدہ کر کے کوئی نئی معرفت کی بات تفسیر القرآن کی تینوں جلدوں میں موجود نہیں۔ ترجمہ بخاری مولوی احمد صاحب ساکن زروبی کی محنت کا ثمرہ ہے۔ مولوی محمد علی صاحب سے تو ڈاکٹر عبد الحکیم کئی باتوں میں بڑھ کر تھا۔ جو ترجمہ اور تفسیر القرآن اس نے کیں وہ اس کے اپنے علم اور محنت کا ثمرہ تھی۔ دعا اور الہام اور کشوف اور رؤیا پر اس نے بڑا زور دیا۔ علم لسان العرب میں مولوی محمد علی صاحب سے بڑھ کر تھا۔ انگریزی ترجمہ اور تفسیر کا سارا خرچ اپنی جیب سے کئی ہزار روپیہ دیا اور قیمت صرف لاگت کے برابر۔ پھر مولوی محمد علی صاحب سے بڑھ کر دلیری سے احمدیت کی تبلیغ اس نے کی۔

شیر کا بچہ شیر ہوتا ہے۔ پس حضرت احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا اس کا مثیل اور نظیر ہوگا۔ مولوی محمد علی میں اس کا کوئی نشان موجود نہیں۔

اگر مولوی صاحب پر ابواب السمٰوات کے دروازے کھلے ہوتے۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی نوکری چھوڑتے وقت انجمن مذکور کی ہزارہا روپے کی قیمت کی کتب اور ترجمۃ القرآن بلا اجازت انجمن لاہور اٹھا کر نہ لے جاتے۔ اور پھر بجائے امانت کو واپس کرنے کے اس میں خیانت کی۔ اور ایام گرما ۱۹۱۵ء میں ایبٹ آباد میں بیٹھ کر اس ترجمہ کو مسخ کر دیا اور تائید احمدیت کے فقرے نکال کر احمدیت کے خلاف مضامین بھر دیئے۔ جو ہمارے ایک رسالہ میں مفصل شائع شدہ ہیں۔ جس کا جواب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء آج تک نہ دے سکے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین اور خلیفہ ہونے کا دعوٰے ہے۔ اس لئے آپ کو کشوف ورؤیاء اور الہام سے حصہ ملا ہے اخبار الفضل میں اکثر ان کا ذکر ہوتا ہے۔ آپ کا مارچ ۱۹۱۴ء کا الہام لیمزقنھم کل ممزق لاہور والوں کے حق میں لاہور۔ پشاور۔ ہزارہ اور دوسرے مقامات میں کس طرح پورا ہوا۔ علم قرآن پر آپ کی شائع کردہ تفسیر کبیر گواہ ہے۔ جن مقامات کی وہ تفسیر ہے۔ ذرا اپنے امیر کی تفسیر کا اس سے مقابلہ تو کرو۔ کہ کونسی معارف اور نکات جدیدہ سے بھرپور ہے۔

قبولیت دعا پر اخبار الفضل گواہ ہے۔ عربی کے علم پر گزشتہ سالانہ جلسہ کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی عربی تازہ نظم گواہ ہے۔ ذرا آپ کے امیر ایک مصرعہ تو عربی میں صحیح لکھ دیں۔ نظم تو خیر بڑی بات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ مثیلہ وخلیفتہ کے موافق حضرت احمد علیہ السلام کے سچے جانشین نہ ہوں۔

کبھی نصرت نہیں ملتی درمولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

## اپنی تجاویز برائے مجلس مشاورت ۴۶-۱۹۴۵ء فوراً بھجوا دیں

جیسا کہ تمام احباب جماعت کو معلوم ہو چکا ہے کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس مشاورت ۳۰ ماہ امان ۱۳۲۴ء (مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء) تا یکم شہادت ۱۳۲۴ء (مطابق یکم اپریل ۱۹۴۵ء) منعقد ہو گی۔ تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے صیغہ تعلیم وتربیت کے متعلق اپنی اپنی تجاویز براہ راست پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دفتر میں ارسال فرمائیں۔ اور ان کی ایک نقل دفتر تعلیم وتربیت میں بھیجیں بعض امور ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں تاخیر سے کام نہیں لیا جا سکتا۔ اور پھر عین وقت پر سخت پریشانی اور وقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لئے جماعتوں کے عہدیدار براہ کرم نوٹ فرمالیں۔ کہ انہیں یہ کام بہر حال اپنی اولین فرصت میں کرنا ہے۔ اور نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کا کام اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک جماعتوں میں قبل از وقت بیداری پیدا نہ ہو۔ یہ اعلان بار بار نہیں ہو سکیگا۔ اس لئے جماعتیں اس پر فوری توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ (ناظر تعلیم وتربیت)

# احمدیہ ہوسٹل لاہور اور احمدی والدین کا فرض

آج کل کی کالج کی فضا جہاں طلباء کے اخلاق پر بُرا اثر ڈال رہی ہے۔ وہاں ان کو دہریت کی طرف بھی لے جا رہی ہے۔ اور یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ لاہور جیسے مرکزی شہر میں تعلیم پانے والے طلباء جس ماحول میں رہتے ہیں۔ وہ انتہائی طور پر اخلاق سوز اور مذہب سے بالکل بیگانہ ہے۔ دہریت اور مغربیت کا بڑھتا ہوا زور ہر کس و ناکس کو اپنی لپیٹ میں لیتا جا رہا ہے ایسے زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں مبعوث فرما کر بنی نوع انسان پر عظیم الشان احسان کیا ہے۔ اور آج دہریت اور مغربیت کے علمبردار اس بات کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں سب سے بڑا خطرہ لامذہبیت کو احمدیت سے ہے۔ گویا تحریکِ احمدیت ان کے لئے موت کا پیغام ہے۔ پس احمدیت جو بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے ایک عظیم الشان نظام پیش کرتی ہے۔ اس کے نوجوانوں کی اصلاح ایک بہت ہی ضروری اور لابدی امر ہے۔ کیونکہ نوجوانوں کی اصلاح دراصل قوم کی اصلاح ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ احمدی نوجوان طلباء جو حصول علم کے لئے لاہور آتے ہیں۔ اس تباہ کن فضاء کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ کافی عرصہ ہوا جماعت کی طرف سے لاہور میں احمدیہ ہوسٹل قائم ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ایسا پروگرام تجویز کیا گیا ہے۔ کہ جس سے طلباء میں احمدیت کی حقیقی روح قائم رکھنے کا مکمل انتظام ہے۔ احمدیہ ہوسٹل میں رہنے والے ہر طالب علم کے لئے نماز باجماعت اور قرآن شریف کے ترجمہ و درس میں شامل ہونا نیز ڈاڑھی رکھنا لازمی ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد کسی کو باہر رہنے کی اجازت نہیں یہاں "الفضل" "سن رائز"۔ "ریویو آف ریلیجنز" "سول اینڈ ملٹری گزٹ" وغیرہ اخبارات و رسائل منگوائے جاتے ہیں۔ سلسلہ کی کتب کی ایک لائبریری موجود ہے۔ جس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ مفید کتب اس میں شامل کی جاتی رہا کریں۔ طلباء کی نگرانی اندرونی تربیت اور ہوسٹل میں نظم و نسق کا کام امیر جماعت لاہور کی نگرانی میں سپرنٹنڈنٹ کے سپرد ہے۔ جو مخلص احمدی ہونے کے علاوہ باعلم۔ تجربہ کار محنتی اور احمدی نوجوانوں کی اصلاح کے لئے سچی تڑپ اپنے دل میں رکھنے والا ہے۔ اسی طرح ہوسٹل میں رہائش اور طعام کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔ ہوسٹل ہوادار اور کھلی فضا میں ایک کشادہ کوٹھی میں ہے۔ کمروں کے فرش صاف ستھرے پختہ اور سیمنٹ کے ہیں۔ کھانے کا معیار بھی دوسرے کالج کے ہوسٹلز سے کم نہیں ہے۔ بلکہ خالص دیسی گھی کے استعمال کے باوجود کھانے کا خرچ پچیس اور تیس روپے کے درمیان ہی رہتا ہے۔ جو دوسرے تمام ہوسٹلز کے کھانے کے اخراجات کے مقابلہ میں کم ہے۔ غرض احمدیہ ہوسٹل لاہور میں انسانی زندگی کے دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھکر ایسا پروگرام تجویز کیا گیا ہے۔ جو جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ روح کی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے۔ بلکہ روحانی بھوک۔ پیاس اور آرام کو بھی یہاں اسی قدر اہمیت دی جاتی ہے جس قدر اہمیت کہ جسم کی ضروریات کو دی جاتی ہے۔ پس لاہور جیسے مقام میں ایسی جگہ کا میسر آجانا کہ جو انسان کی روحانی اور جسمانی ضروریات کو کما حقہٗ پورا کرنے والی ہو۔ بلا مبالغہ اللہ تعالےٰ کا ایک خاص فضل اور احسان ہے۔

پس اس سلسلہ میں جہاں احمدی نوجوان طلباء کا (جو لاہور میں باہر سے حصول تعلیم کے لئے آتے ہیں اور دوسرے ہوسٹلز میں رہتے ہیں) یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے احمدیہ ہوسٹل میں داخل ہوں۔ وہاں ان کے والدین کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ کہ ان کی اولادیں دینی ماحول کی موجودگی میں کسی ایسے ماحول میں نہ رہیں۔ کہ جس میں رہ کر نوجوان کے اخلاق بگڑنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ذیل میں ایک خط کا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ جس سے یہ اندازہ ہو سکے گا۔ کہ وہ والدین جن کے دل میں اپنی اولاد کی صحیح اصلاح اور دینی تربیت کا سچا جذبہ موجود ہے۔ وہ اس خبر سے کہ ان کا لڑکا احمدیہ ہوسٹل کے بجائے کسی دوسرے ہوسٹل میں داخل ہو گیا ہے گو کسی مجبوری کی بناء پر) کس طرح تڑپ اٹھتے اور بے چین ہو جاتے ہیں۔ اس خیال سے کہ ان کا لڑکا احمدیہ ہوسٹل میں نہ رہے۔ ان کی روح کانپ اٹھتی ہے۔ اور وہ اس وقت تک چین نہیں لیتے۔ جب تک کہ اپنے بچے کو خالص دینی ماحول میں رکھنے کا انتظام نہیں کر لیتے۔

کیپٹن ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ایس کو جب اپنے لڑکے نصیر الدین صاحب (جو اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم پا رہے ہیں) کے متعلق یہ اطلاع ملی۔ کہ وہ کسی مجبوری کی وجہ سے احمدیہ ہوسٹل چھوڑ کر کالج کے ہوسٹل میں چلے گئے ہیں۔ تو اس کے بعد جو چٹھی انہوں نے نصیر صاحب کو لکھی۔ اس کا ضروری حصہ یہ ہے:-

"پیارے نصیر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میں ہرگز یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ تم احمدیہ ہوسٹل سے باہر رہو۔ میں بھی کالج سے ۲-۳ میل دور احمدیہ ہوسٹل میں آیا کرتا تھا۔ اس وقت احمدیہ ہوسٹل میری جان تھا۔ مجھے احمدیہ ہوسٹل سے باہر رہنے کے خیال سے بھی یہ خدشہ ہوتا تھا۔ کہ اب بھی مرا۔ اب بھی مرا۔ احمدیہ ہوسٹل اور احمدیہ فضا میرا پانی تھا۔ اور میں مچھلی۔ لہذا اب میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اسی وقت احمدیہ ہوسٹل میں آجاؤ۔ اور اگر دوری معلوم ہوتی ہے۔ تو تعلیم بند کر کے قادیان آجاؤ۔ میں اس تعلیم کا قائل نہیں ہوں۔ جو احمدیت کی فضا سے دور رکھے۔ کالج سے دوری کا علاج کسی دوسرے طریق سے ہو سکے تو ہو سکے۔ مگر میں ہرگز گوارا نہیں کرتا۔ کہ احمدیہ ہوسٹل چھوڑ کر کالج کے ہوسٹل میں رہا جائے۔ کتابی تعلیم کچھ معنی اور کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ خلق اور اطاعت کی عادت کے مقابلہ میں۔ لہذا بلا چون و چرا احمدیہ ہوسٹل میں آجاؤ۔ ...... تمہیں پھر تاکیدی حکم ہے کہ فوراً احمدیہ ہوسٹل میں آجاؤ۔ پہلے حکم پر عمل کرو۔ اور بعد میں اپنے حالات لکھو۔ حکم کی تعمیل سے قبل میں کوئی حالات سننے کے لئے تیار نہیں۔ والسلام۔ بدر الدین احمد۔"

کتنے باپ ہیں کہ جو اپنی اولاد کی تربیت کا اس قدر خیال رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان کی کوئی بات بھی اس وقت تک سننے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک کہ وہ (اولاد) ان کے احکام کی پورے طور پر اطاعت نہیں کر چکتے۔ اور کتنی ہیں وہ سعید اولادیں کہ جو اپنے والدین کے ہر حکم پر سر اطاعت خم کر دیتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ والدین اپنی اولاد کی تربیت کے اس فرض سے جو اللہ تعالےٰ نے ان کے کندھوں پر ڈالا ہے۔ اس وقت تک سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ وہ اس بات کا خیال نہ رکھیں۔ کہ ان کے لڑکے کس قسم کے ماحول میں پرورش پا رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ احباب جماعت اپنے اس فرض کو سمجھیں گے۔ کہ جب انجمن احمدیہ کی طرف سے سالانہ کافی اخراجات برداشت کر کے ایک ایسے دینی ماحول کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ کہ جس سے وہ اپنی اولادوں کی زندگیوں کو سنوار سکتے ہیں۔ تو پھر ان کا اس سے فائدہ نہ اٹھانا جہاں اپنی اولاد کی ہلاکت کا باعث ہے۔ وہاں سلسلہ کے لئے بھی مالی نقصان کا موجب ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو اپنی اولادوں کی تربیت کا احسن طور پر انتظام کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے اس فرض کی سر انجام دہی سے سبکدوش ہو کر اپنی نسلوں میں نیکی کا بیج بوتے ہیں۔

خاکسار ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم۔ اے
دسٹوڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔

# مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تشکیل برائے سال ہشتم

مورخہ ۱۳ر تبلیغ ۱۳۲۴ ہش سے مجلس خدام الاحمدیہ کا سال ہشتم شروع ہوتا ہے۔ آئندہ کے لئے صدر محترم نے حسب ذیل صورت میں مجلس عاملہ کی تشکیل فرمائی ہے۔ قائدین حضرات مطلع رہیں:-

نائب صدر و مہتمم تعلیم۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
معتمد و مہتمم اشاعت۔ خاکسار ملک عطاء الرحمٰن۔
نائب معتمد۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
مہتمم تجنید۔ چوہدری ظہور احمد صاحب
" تربیت و اصلاح۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب۔
" وقار عمل۔ شیخ ناصر احمد صاحب۔
" خدمت خلق۔ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصرؔ
" اطفال۔ چوہدری محمد علی صاحب
مہتمم کار خاص۔ مرزا منصور احمد صاحب
" مال۔ عبد الرحمٰن صاحب ناصر
" ذہانت و صحت جسمانی۔ سید فضل احمد صاحب
" ایثار و استقلال۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
" تنفیذ۔ مولوی غلام احمد صاحب بشیر۔
" تبلیغ۔ میاں عباس احمد خاں صاحب
محاسب۔ چوہدری عبد اللطیف صاحب۔
مفتش۔ مرزا منور احمد صاحب۔

(خاکسار معتمد)

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائدادیں وقف کرنیوالوں کی اٹھارھویں فہرست

**تصحیح**:- واقفین جائداد کی تیرھویں فہرست میں ۱۰۸۳ اور سترھویں فہرست میں ۱۳۹۶ پر جو نام شائع ہوا ہے اسے چودھری نذیر احمد صاحب کی بجائے مخدوم نذیر احمد صاحب پڑھا جاتے ۔

| نمبر | نام و پتہ و جائداد |
|---|---|
| ۱۵۲۵ | عفت آب صاحبہ کپورتھلہ ہاؤس - لاہور - زیور |
| ۱۵۲۶ | سعیدہ عالم صاحبہ دانۃ السلام صاحبہ // // -/۱۵ |
| ۱۵۲۷ | محمد حسین صاحب ولد شاہ محمد صاحب سکنہ سلیم پور ضلع سیالکوٹ ساری جائداد |
| ۱۵۲۸ | اہلیہ صاحبہ حکیم عبد الرشید صاحب اجنالہ امرتسر -/۱۰ |
| ۱۵۲۸/۱ | حکیم عبد الرشید صاحب // // ایکماہ کی آمد |
| ۱۵۲۹ | سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول قادیان ۲ // // |
| ۱۵۳۰ | فرخندہ اختر بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمود اللہ شاہ صاحب ایکماہ کی آمد اور زیورات |
| ۱۵۳۱ | احمد دین صاحب اوورسیر - نیروبی - افریقہ ۲ ماہ کی آمد |
| ۱۵۳۲ | چودھری محمد شریف صاحب // // ۱ // // |
| ۱۵۳۳ | احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری محمد شریف صاحب سارا زیور |
| ۱۵۳۴ | چودھری نذیر احمد صاحب افریقہ ایک ماہ کی آمد |
| ۱۵۳۵ | بھائی عبد الرحمن صاحب قریشی // // // |
| ۱۵۳۶ | // ابراہیم احمد صاحب // // // |
| ۱۵۳۷ | چودھری بشارت احمد صاحب // // // |
| ۱۵۳۸ | سیٹھ عثمان یعقوب صاحب // // // |
| ۱۵۳۹ | حاجی نور احمد صاحب // // // |
| ۱۵۴۰ | // ایوب یعقوب صاحب // // // |
| ۱۵۴۱ | مسٹر عبد اللہ مصطفیٰ صاحب // // // |
| ۱۵۴۲ | اہلیہ صاحبہ // // // // اور سارا زیور |
| ۱۵۴۳ | سید عبد الرزاق شاہ صاحب // // // اور ساری جائداد |
| ۱۵۴۴ | ملک عبد العزیز صاحب // // // اور ساری جائداد |
| ۱۵۴۵ | ظہور الدین صاحب بٹ وکیل امرتسر ۲ ماہ کی آمد |
| ۱۵۴۶ | عبد العزیز صاحب آئرن سٹیل ورکس قادیان ۱ // // |
| ۱۵۴۷ | عزیز الدین صاحب زرگر چوک نواب صاحب لاہور ساری جائداد |
| ۱۵۴۸ | ظہور اللہ خان صاحب انسپکٹر آف ریکولیمیر نئی بستی دہلی ساری جائداد - ایکماہ کی آمد |
| ۱۵۴۹ | عبد الغنی صاحب بنگلہ ۱۲۴ مورسرائے دہلی ساری جائداد |
| ۱۵۵۰ | اہلیہ صاحبہ // // // // // |
| ۱۵۵۱ | غلام محمد صاحب باورچی ہوسٹل جامعہ احمدیہ قادیان // // |
| ۱۵۵۲ | اہلیہ // // // // // // // |
| ۱۵۵۳ | رضا محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چکلہ نواب شاہ ۲ ماہ کی آمد |
| ۱۵۵۴ | غلام محمد صاحب جنید کے چیاں ضلع سیالکوٹ ساری جائداد |
| ۱۵۵۵ | چراغ دین صاحب جھنگ مگھیانہ ۲ ماہ کی آمد |
| ۱۵۵۶ | مولوی احمد دین صاحب چک ۱۱۶ ضلع سرگودھا -/-/۴۰ |
| ۱۵۵۷ | میاں اللہ دتا صاحب ملکی چک ۱۱۶ // -/۶ سالانہ |
| ۱۵۵۸ | محمد احسان الحق صاحب آف پورینی بھاگلپور ساری جائداد |
| ۱۵۵۸/۱ | اہلیہ صاحبہ // // // -/۵ |
| ۱۵۵۹ | عطاء الرحمن صاحب محرر نظارت بیت المال قادیان ساری جائداد |
| ۱۵۶۰ | عبد المسیح صاحب دار الفضل قادیان // // |
| ۱۵۶۱ | ماسٹر فضل الٰہی صاحب ڈرائنگ ماسٹر بھیرہ ایک ماہ کی آمد |
| ۱۵۶۲ | صوفی عبد الرحیم صاحب // // // // |
| ۱۵۶۳ | امام علی صاحب ہیڈ ماسٹر // // // |
| ۱۵۶۴ | حافظ محمد اشرف صاحب // // // |
| ۱۵۶۵ | میاں رحیم بخش صاحب // // // |
| ۱۵۶۶ | انور سلطانہ صاحبہ بنت قاضی عزیز الدین صاحب فیض اللہ چک -/۱۰۶ |
| ۱۵۶۷ | محمد بشیر صاحب فاروقی بھٹے کلاں سیالکوٹ ۲ ماہ کی آمد |
| ۱۵۶۷/۱ | اہلیہ صاحبہ // // // سارے زیورات |
| ۱۵۶۸ | امجد صاحب سعید منزل سیالکوٹ ساری جائداد |
| ۱۵۶۹ | محمد یوسف صاحب پوری والہ - گوجرانوالہ - ساری جائداد - ایکماہ کی آمد |
| ۱۵۷۰ | مولوی عمر خطاب صاحب بالاکوٹی ABPO ـ ۶ -/۱۰۰ |
| ۱۵۷۱ | منشی غلام احمد صاحب - محمود آباد اسٹیٹ سندھ ساری جائداد |
| ۱۵۷۲ | عباس علی شاہ صاحب احمد آباد اسٹیٹ // // |
| ۱۵۷۳ | ناٹک محمد نذیر صاحب بیلا لڈکشن S.E.A.C ایک ماہ کی آمد |
| ۱۵۷۴ | محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر - مانگٹانوالہ شیخوپورہ ساری جائداد |
| ۱۵۷۵ | عبد الکریم صاحب فیروزپور چھاؤنی ایک ماہ کی آمد |
| ۱۵۷۶ | محمد عزیز الدین صاحب دار الرحمت قادیان ساری جائداد |
| ۱۵۷۷ | مشتاق احمد صاحب باجوہ ولد چودھری نذیر محمد صاحب چک ۱۰۳ جنوبی سرگودھا ۲ ماہ کی آمد |
| ۱۵۷۸ | محمد قدرت اللہ صاحب محمود آباد اسٹیٹ سندھ ساری جائداد |
| ۱۵۷۹ | ربیعہ خانم صاحبہ دار البرکات قادیان // |
| ۱۵۸۰ | سید محمد اسمٰعیل صاحب قادیان // |
| ۱۵۸۰/۱ | اہلیہ صاحبہ // // // // |
| ۱۵۸۱ | ماسٹر عبد الرحمن صاحب بنگالی ٹی آئی ہائی سکول قادیان ایک ماہ کی آمد |
| ۱۵۸۲ | چودھری اللہ داد خان صاحب سکینڈ ماسٹر کالا گجراں // // |
| ۱۵۸۳ | زینب حسن اہلیہ محمد الحسن صاحب آئی سی ایس - ناگا پٹم سارا زیور |
| ۱۵۸۴ | عبد الحکیم صاحب درگانوالی سیالکوٹ ساری جائداد |
| ۱۵۸۵ | صادقہ صاحبہ بنت مولوی خیر الدین صاحب قادیان // |
| ۱۵۸۶ | ۔اے بشیر بہادر خان صاحب دار البرکات قادیان ساری جائداد - ایکماہ کی آمد |
| ۱۵۸۷ | بشیر احمد صاحب باجوہ گھنوالی - سیالکوٹ // // |
| ۱۵۸۸ | عبد السلام صاحب کلرک پشاور ایک ماہ کی آمد |
| ۱۵۸۹ | بخت صغریٰ صاحب - کلکتہ ساری جائداد |
| ۱۵۹۰ | حافظ جمال احمد صاحب روزہل ماریشس ۲ ماہ کی آمد |
| ۱۵۹۱ | میاں غلام نبی صاحب // -/۵۰۰ |
| ۱۵۹۲ | سید غلام ابراہیم صاحب اد لیسہ - ایک ماہ کی آمد - ساری جائداد |
| | // // // // از طرف اہلیہ خود ایک ماہ کا جیب خرچ |
| | // // // // // دختران // // |
| ۱۵۹۳ | آفتاب احمد صاحب ریڈیو سٹیشن پشاور ایک ماہ کی آمد |
| ۱۵۹۴ | غلام رسول صاحب پنشنر // ساری جائداد |
| ۱۵۹۵ | آصفہ بیگم صاحبہ بنت راجہ علی محمد صاحب جودھپور ساری جائداد |
| ۱۵۹۶ | عارفہ بیگم صاحبہ // // // // |
| ۱۵۹۷ | غلام صادق صاحب کلرک C/O 12 ABPO // |
| ۱۵۹۸ | محمد عثمان صاحب کرین ڈرائیور حیدرآباد سندھ ایکماہ کی آمد |
| ۱۵۹۹ | مسٹر شمس الدین احمد صاحب بنگال ساری جائداد |
| ۱۶۰۰ | مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان // |
| ۱۶۰۱ | محمد سلیمان صاحب صدیقی ٹیچر - جمشید پور ایک ماہ کی آمد |
| ۱۶۰۲ | منشی عبد الحق صاحب محمود آباد اسٹیٹ سندھ - ساری جائداد ایکماہ کی آمد |
| ۱۶۰۳ | اہلیہ صاحبہ // // // ساری جائداد |
| ۱۶۰۴ | اقبال بیگم صاحبہ زوجہ عبد الحمید آصف واقف زندگی قادیان ۲ ماہ کا وظیفہ |
| ۱۶۰۵ | عبد المجید صاحب صدیقی جمشید پور ایکماہ کی آمد |
| ۱۶۰۶ | عبد القدیر صاحب // // // // |
| ۱۶۰۷ | عبد القیوم صاحب // // // // |
| ۱۶۰۸ | سید صمصام الدین صاحب // // // |
| ۱۶۰۹ | سعید حمید الدین صاحب // // // |
| ۱۶۱۰ | عبد الغنی صاحب ٹاٹا نگر // // |

(انچارج تحریک جدید قادیان)

## یورپ کے موجودہ فلسفہ کی زہر کا تریاق

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اس وقت یورپ کے فلسفہ کی اسلام کیساتھ ایک عظیم الشان جنگ جاری ہے - اور اس فلسفہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کرکے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جا رہا ہے چنانچہ اسکے نقصان رساں اور زہریلے اثرات سے بچنے کے لئے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کا اجراء فرمایا ہے - جس کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ "ہماری جماعت کا مقصد اول یہ ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی حکومت دنیا میں قائم کرے - اور یورپ کے فلسفہ کا جھوٹا ہونا ثابت کرے۔" نیز فرمایا - کہ "ہمارا کالج درحقیقت دنیا کی ان زہروں کے مقابلہ میں ایک تریاق کا حکم رکھتا ہے جو دنیا کے مختلف ملکوں اور مختلف قوموں میں سائنس اور فلسفہ اور دوسرے علوم کے ذریعہ پھیلائی جا رہی ہیں۔" اندریں حالات احباب کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے خود ہی غور کرنا چاہیئے - کہ اس قدر اہم اور عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے جو کالج قائم کیا جا رہا ہے - اس کی تکمیل کے واسطے انہیں کس قدر جد وجہد اور مالی قربانی کی ضرورت ہے - اور پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ کیا انہوں نے اور ان کے گرد وپیش کے احمدی احباب نے اپنی اپنی ذمہ داری کو کما حقہ ادا کر لیا ہے - اگر نہیں تو پھر انہیں اپنی کوششوں کی رفتار کو تیز تر کرکے اسوقت تک آرام نہیں کرنا چاہیئے - جب تک کہ چندہ کالج کی مطلوبہ رقم دو لاکھ تک پوری وصول نہ ہو جائے جس میں سے ابھی تک وعدے تو ۱۵۹۰۰۰ روپے تک آئے ہیں - مگر وصولی ۱۰۸۰۰۰ روپے تک ہوئی ہے

(ناظر بیت المال)

۱۲۸

## کمپونڈر کی ضرورت

نور ہسپتال میں ایک کمپونڈر کی فوری ضرورت ہے۔ علاوہ کمپونڈری کے کام کے لیبارٹری کا کام جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ میٹرک پاس ہو اور کام کا شوق رکھتے ہوں۔ درخواست دے سکتے ہیں۔ تنخواہ ۲۵-۲-۴۰ ہوگی۔ درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق امیر و پریذیڈنٹ نظارت امور عامہ میں ارسال ہوں۔ (ناظر امور عامہ)

## رنگ سازی اور چھاپہ گری

ایک احمدی دوست رنگ سازی اور چھاپہ گری کا کام سیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کام کے متعلق مکمل واقفیت رکھتے ہوں۔ تو اطلاع دیں۔ وہ حسب حق خدمت ادا کر دیا جائیگا۔ (ناظر امور عامہ)

## سرویئرز کی ضرورت

قادیان میں سروے کرانے کے لئے چند surveyors کی ضرورت ہے۔ اگر احباب جماعت میں سے چند دوست اس کام کے لئے ایک دو ماہ کی رخصت حاصل کر کے اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ تو نظارت ہذا اس کار خیر کے لئے ان کی ممنون ہوگی۔ امید ہے احباب اس سلسلہ میں نظارت ہذا سے تعاون فرمائیں گے۔ (ناظر امور عامہ)

## ماسٹر امیر عالم صاحب کہاں ہیں

ماسٹر امیر عالم صاحب آف کوٹلی قریباً ایک ماہ ہوا جبکہ وہ یہاں سے واپس گئے تھے۔ مگر تا حال انہوں نے کوئی اطلاع نہ دی کہ وہ کہاں ہیں۔ ان کے نام پر کئی خطوط مرکز سے اور کوٹلی سے میری معرفت آئے ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی وہ جہاں بھی ہوں۔ اپنے پتہ سے مطلع فرماویں۔ تا انکی ڈاک بھیجدی جائے۔ جو دوست اس اعلان کو پڑھیں۔ اور وہ ماسٹر صاحب کے پتہ سے واقف ہوں۔ وہ بھی خاکسار کو اطلاع دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خلیفہ عبد المنان اسسٹنٹ انجینئر جموں۔

## اعلان نکاح

مولوی نصیر الدین صاحب وکسیل بیگوسرائے ضلع مونگیر کا نکاح بی بی صالحہ خاتون صاحبہ موضع بیتھو لی سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

خاکسار ابوالبشارت عبد الغفور مبلغ سلسلہ

## مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اکیس ہزار روپیہ انعام

۲۱۰۰۰

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ وہ ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتریں گے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہؤا۔ جب وہ ظاہر ہونگے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور اسلام منوائیں گے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں نہ مہدی نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ نعوذ باللہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ اپنے یہ عقائد مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک وہ ٹالتے ہی رہیں گے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں۔ اس لئے جھوٹا حلف مؤکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے۔ اگر ان کے کوئی ہمخیال صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے۔ تو ہم ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ اپنی جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔ صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپیہ کے انعامات کا ایک رسالہ اردو انگریزی زبان میں شائع کیا ہے وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائیگا۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

## محلہ دارالانوار قادیان میں
## ایک دو منزلہ پختہ مکان رہن با قبضہ ملتا ہے

محلہ دارالانوار قادیان میں ایک دو منزلہ پختہ مکان جو قریباً دو کنال زمین میں ہے۔ نچلی منزل میں علاوہ غسل خانہ۔ پاخانہ۔ باورچی خانہ کے کمروں کے پانچ رہائشی کمرے معہ برآمدہ و صحن سفید موجود ہیں۔ بالائی منزل میں دو پختہ کمرے رہائشی باورچی خانہ۔ غسل خانہ اور برآمدہ بمعہ صحن سفید موجود ہیں۔ یہ بلڈنگ رہن با قبضہ ملتی ہے۔ خواہشمند اصحاب تفصیلات کے لئے مجھ سے خط و کتابت فرمائیں۔ خاکسار محمد الدین مبارک منزل قادیان (مختار عام صدر انجمن احمدیہ)

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**ماسکو** ۱۷ فروری۔ یورپ کے مشرقی مورچہ پر مارشل ژوکوف کے دستے نوے میل چوڑے مورچے پر بڑھتے ہوئے دریائے اوڈر پر پہنچ گئے ہیں۔ اور ایک جگہ سے برلن ۵۰ میل دور رہ گیا ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فوجیں فرینک فورٹ کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ دریائے اوڈر سے لے کر برلن تک جرمنوں نے خطرے کا اعلان کر دیا ہے۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ یورپ کے مغربی مورچہ پر نیسری امریکن فوج پرانی سگفرڈ لائن توڑ کر آگے نکل گئی ہے۔ اب اس کے سامنے جرمنوں کی نئی قلعہ بندیاں ہیں۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نارمنڈی میں اترنے کے بعد جرمنوں کو اڑھائی لاکھ سپاہیوں کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

**واشنگٹن** ۱۷ فروری۔ امریکن فوج نے منیلا کے تقریباً سارے علاقہ کو آزاد کرا لیا ہے جو جاپانی فوج گھر گئی ہے۔ اس کا تیزی سے صفایا کیا جا رہا ہے۔ منیلا میں بڑھنے والے دستوں نے آٹھ سو جنگی قیدیوں اور تین سو شہریوں کو آزادی دلائی۔ امریکن فوجوں نے جزیرہ باتان میں بھی پیشقدمی کی ہے۔ اسوجہ سے بہت سی جاپانی فوج گھر گئی ہے۔

**نیویارک** ۱۷ فروری۔ ترکش حلقوں کی اطلاع ہے کہ مارشل سٹالن۔ مسٹر چرچل اور صدر روزویلٹ کی کانفرنس کسی روسی علاقہ میں شروع ہے۔ صحیح مقام کا علم تا حال نہیں ہو سکا۔ یہ بھی کہا [illegible] ہے کہ اتحادیوں نے جرمنی کے کارخانوں۔ بینکوں۔ نیز ذرائع رسل و رسائل پر مکمل کنٹرول کی سکیم تیار کر لی ہے۔ جرمنی سے متواتر تاوان وصول کیا جائے گا۔ اور اس کا معیار زندگی باقی یورپ کے برابر نہیں ہونے دیا جائے گا۔ یہ بھی خبر ہے۔ کہ اس کانفرنس میں جنرل ڈیگال کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ روسی ان کے بلانے کے حق میں تھے۔ برطانیہ کو بھی ہمدردی تھی۔ مگر امریکہ جنرل موصوف کی شمولیت کے خلاف ہے۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ جرمنی آئندہ تین ہفتوں میں ہتھیار ڈال دے گا۔ اتحادی لیڈروں کی کانفرنس میں سب سے اہم سوال یہی درپیش ہے کہ جرمنی کے اچانک ہتھیار ڈال دینے کی صورت میں اتحادیوں کا رویہ کیا ہونا چاہیئے۔

**برلن** ۱۷ فروری۔ یہ افواہیں بڑے زور سے پھیل رہی ہیں کہ جرمن لیڈروں نے جاپان بھاگ جانے کی سکیم تیار کر لی ہے۔ اور ہوائی جہاز ہر وقت تیار کھڑے رہتے ہیں۔ برلن سے سرکاری ریکارڈ منتقل کر لئے گئے ہیں۔ گوئبلز کو برلن کا کمانڈر مقرر کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ نازی برلن کی حفاظت اس طرح کرینگے۔ جس طرح روسیوں نے سٹالن گراڈ کی کی تھی۔ شہر کے گرد تین حفاظتی لائنوں کے دائرے بنائے گئے ہیں۔ اندر جا بجا قلعہ بندیاں کی گئی ہیں۔

**وارسا** ۱۷ فروری۔ لبلن کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی پرشیا اور سلیشیا کے جرمن علاقہ کو روسی گورنمنٹ نے پولینڈ کو دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور پولینڈ ان علاقوں کے سول نظم و نسق پر مکمل کنٹرول کرنے والا ہے۔ لبلن کمیٹی کے صدر نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ لنڈن کی پولش گورنمنٹ کے ساتھ اس کے سمجھوتہ کا کوئی امکان نہیں ہے۔

**نیویارک** ۱۷ فروری۔ امریکن اڑن قلعوں نے تیز رفتاری کا نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ یہ جہاز بحر الکاہل سے امریکہ کے اٹلانٹک ساحل پر چھ گھنٹوں میں پہنچے۔ یہ فاصلہ ۲۳۳۵ میل ہے بمبئی اور نیویارک کا درمیانی فاصلہ جو ۷۷۹۹ میل ہے بیس گھنٹہ میں طے ہوا کرے گا۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ سابق شاہ بلغاریہ کے بھائی اور بلغاریہ کے دو ریجنٹوں کو صوفیہ میں پھانسی دیدی گئی۔ اور پچاس ہزار لوگوں نے یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ان کے لئے سیاسی سازش اور بغاوت کے جرم میں قومی عدالت کی طرف سے موت کی سزا تجویز کی گئی تھی۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ جرمن ریڈیو نے اپنے ہائی کمانڈ کے حوالہ سے یہ خبر دی ہے کہ روسی فوجیں بوڈاپسٹ کے شاہی قلعہ میں داخل ہو گئی ہیں۔

**دہلی** ۱۷ فروری۔ سیلون گورنمنٹ نے حکومت ہند سے درخواست کی تھی۔ کہ چونکہ جزیرہ میں خوراک کی حالت نہایت نازک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس لئے اسے کافی مقدار میں چاول کی سپلائی کی جائے۔ مگر حکومت ہند نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ فرانسیسی گورنمنٹ لبنان پر سے فوجی کنٹرول ہٹانے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ اسے یقین ہو جائے کہ کوئی اور حکومت اس کی جگہ نہ لے گی۔

**واشنگٹن** ۱۷ فروری۔ ذمہ دار برطانی افسروں کا بیان ہے کہ درہ دانیال کا رستہ روس کے لئے کھل جانے کے باوجود مشرقی روس کیلئے ایران کی شاہ راہ بدستور کھلی رہیگی۔ سڑکیں اور بندرگاہیں بنانے پر امریکہ اور برطانیہ نے جو کروڑوں روپیہ خرچ کیا ہے۔ اس کا پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے گا۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ چیکوسلواکیہ کے بعد یوگوسلاویہ بھی لبلن کمیٹی کو پولینڈ کی عارضی حکومت تسلیم کرنے والا ہے۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ کہا جاتا ہے کہ مارشل سٹالن نے امریکہ اور برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ سپین میں جنرل فرینکو کی حکومت کو جلد از جلد ختم کیا جائے۔ کیونکہ جب تک سپین میں فیسی ازم کا دور دورہ ہے یورپ کو از سر نو منظم کرنے کی کوئی سکیم کامیاب نہ ہوگی۔

**لکھنؤ** ۱۷ فروری۔ شہر میں شیعوں کا ایک جلوس نکلا۔ کہا جاتا ہے کہ اس پر اینٹیں پھینکی گئیں۔ جس سے کئی آدمی زخمی ہوئے۔ تین سنی گرفتار کر لئے گئے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

**دہلی** ۱۷ فروری۔ کانگرس کمیٹی کے سکرٹری نے چیف کمشنر کو شکایت کی ہے کہ دہلی کی بعض عدالتوں میں قومی جھنڈیوں سے جھاڑن کا کام لیا جاتا ہے۔

**چنکنگ** ۱۷ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کینٹن ہانکاؤ ریلوے کے ساتھ بڑھنے والی جاپانی فوج نے چیونگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپانیوں کا اس سے مقصد یہ ہے کہ جنوبی چین میں ٹایو پر قبضہ کر لیا جائے جو دھاتوں کا اہم مرکز ہے۔

**لاہور** ۱۷ فروری۔ یونینسٹ پارٹی کی طرف سے دو ممبر اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں یہ تجویز پیش کریں گے۔ کہ پنجاب کے فوجی سپاہیوں کو جنگ کے بعد جاپان سے چھینا ہوا کوئی جزیرہ دیدیا جائے۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ دفتر جنگ کے شائع شدہ اعداد و شمار مظہر ہیں کہ برطانیہ نے ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۳ء تک افریقہ کے مقبوضہ ممالک میں فوجی نظم و نسق پر تین کروڑ پونڈ سے زیادہ رقم صرف کی۔ اس میں ابی سینیا میں برطانی نظم و نسق کا خرچ بھی شامل ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برطانی حکومت نے اٹلی کے افریقن علاقوں پر قبضہ کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے۔

**دہلی** ۱۷ فروری۔ محکمہ ریلوے نے حال ہی میں محکمہ جنگ سے ایک نیا معاہدہ کیا ہے۔ اسکے ماتحت دفاعی مقاصد کے لئے مزید تعمیرات کا خرچ محکمہ جنگ برداشت کریگا۔ اور اس سلسلہ میں ریلوے کو پندرہ کروڑ روپیہ مل جائیگا۔

**ایتھنز** ۱۷ فروری۔ یونان کے وزیر انصاف نے اعلان کیا ہے کہ نو یونانی وزراء پر جنہوں نے جرمن اقتدار کے دنوں میں وزارتیں قبول کی تھیں مقدمہ چلایا جائے گا۔

**دہلی** ۱۷ فروری۔ حکومت ہند نے پٹرول کے نرخ میں ڈیڑھ آنہ فی گیلن تخفیف کر دی ہے اب نرخ ایک روپیہ تیرہ آنہ فی گیلن ہوگا۔

**اوکاڑہ** ۱۶ فروری۔ گندم گورہ ۔/۶/۹ ۔ ۵۹۱ع ۔/۱۰/۹ نخود ۔/۸/۷ توریہ ۔/۔/۱۱ تا ۔/۴/۱۳ ماش سیاہ ۔/۴/۱۶

**امرتسر** ۱۶ فروری۔ سونا ۔/۱۳/۱۱ ۔ یو ۔/۔/۴۶ چاندی حاضر ۔/۔/۱۲۳

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ آج سر والٹر نے ایک بیان میں کہا کہ مسٹر چرچل کسی کانفرنس میں شریک ہیں۔ یہ پہلا بیان ہے جو تین بڑی طاقتوں کی کانفرنس کے بارہ میں دیا گیا۔

**چنکنگ** ۱۷ فروری۔ چینی فوج نے لاشیو سے چین جانے والی پرانی برما روڈ کا ۲۵ میل علاقہ دشمن سے چھین لیا ہے۔ وسطی برما میں سنگو کے علاقہ میں جاپانیوں نے اتحادیوں کے دریائی مورچہ پر پھر حملہ شروع کر دیا۔ اراکان میں بھی وہ پھر حملے کر رہے ہیں۔

**واشنگٹن** ۱۷ فروری۔ منیلا کے شہر میں جاپانی چوکیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے امریکن فوج پانچ ہزار نظر بندوں کو آزاد کرا چکی ہیں۔ جزیرہ بٹان کے نچلے حصہ پر پوری طرح قبضہ ہو چکا ہے اور جاپانیوں کے بچ نکلنے کا راستہ منقطع ہو گیا ہے۔

**لنڈن** ۱۷ فروری۔ روسی فوجیں فرینکفرٹ کے دونوں طرف دریائے اوڈر کے کنارے جا پہنچی ہیں۔ اور دشمن کی قلعہ بندیوں پر سخت گولہ باری شروع ہے۔ جرمن قلعہ بندیاں ٹوٹ پھوٹ رہی ہیں۔ سائیلیشیا میں بھی روسیوں نے ایک شہر دشمن سے چھین لیا ہے۔